انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

چیستان مرزا

فاتح قادیان

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

انعامی سو اور دوسو روپیہ

چونکہ ہمارے یقین میں قادیانی مشن کیلئے یہ مضمون ایک فیصلہ کن ہے اس لئے اس کے جواب پر بہ تفصیل ذیل انعام دینے کا اعلان شائع کرتے ہیں لاہوری پارٹی کے سرکردہ مولوی محمد علی صاحب جواب دیں تو مبلغ ایک صد روپیہ ' قادیانی پارٹی کے رئیس میاں محمود احمد صاحب جواب دیں تو وہ دو سو روپیہ انعام کے مستحق ہوں گے ان دونوں سرگروہوں کے سوا کوئی اور صاحب بھی جواب دیں گے تو انعام کے مستحق ہوں گے بشرطیکہ ان دونوں میں سے مجیب جس کے ماتحت ہو وہ اس جواب پر تصحیح کے دستخط کر دیں۔

فیصلہ کی صورت بالکل وہی ہو گی جو مباحثہ لدھیانہ میں تھی۔ یعنی روپیہ امین کے پاس رکھا جائے گا اور تین اصحاب منصف ہوں گے ایک ایک ہر فریق کا' تیسرا سرپنچ غیر مسلم مسلمہ طرفین' ایک مجیب کے بجائے کئی ایک ہوں گے تو یہی رقم بانٹ لیں گے تاریخ اشاعت سے پندرہ روز تک مجیب کی طرف سے درخواست آنی چاہئے جس میں اپنے منصف کا نام اور عہدہ اور سرپنچ کیلئے متعدد ناموں کی فہرست ہو جن میں سے کسی ایک کو ہم مقرر کر لیں گے یا کوئی اور بتا دیں گے۔

نوٹ : تین سو روپیہ ہم نے امین کے پاس رکھوا دیا ہے جن کی رسید بعد تقرر منصفان کیلئے دی جائے گی۔

بعد پندرہ روز کے درخواست جواب سے مایوس ہو کر یہ مضمون ٹریکٹ کی صورت میں چھاپا جائے گا۔ انشاء اللہ! مجیب کے جواب پر باستفسار کسی منصف کے مجھے جواب دینے کا

حق حاصل ہو گا۔ جیسا مباحثہ لدھیانہ میں تھا۔

قرآن شریف کا سنہری اصول ہے جو ہر ایک مذہب اور ہر ایک عقلمند کے نزدیک مسلّم اور مقبول ہے کہ الہامی کلام میں اختلاف نہیں ہوتا۔ یعنی کسی کلام میں اختلاف اور تناقض کا ہونا اسے الہامی درجہ سے گرانے کو کافی ہے۔

مرزا قادیانی کے کلام میں یوں تو بہت سے مقامات پر اختلاف پایا جاتا ہے مگر آج جس اختلاف کا ہم ذکر کرتے ہیں یہ سب سے نرالا اختلاف ہے۔ کیونکہ یہ مرزا قادیانی کی تاریخ بعثت [1] اور سنہ وفات کے متعلق خود ان کے الہاموں یا الہامی نتیجوں میں پایا جاتا ہے۔ پس ناظرین غور سے سنیں اور داد دیں۔

مرزا قادیانی اپنی کتاب "ازالہ اوہام" میں اپنی بعثت (ماموریت) کی بابت رقم طراز ہیں: "چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو الآیات بعد المأتین ہے۔ ایک یہ بھی منشاء ہے کہ تیرہویں صدی کے آواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہو گا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے جو کہ تیرہویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا جو پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے غلام احمد قادیانی اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا نام غلام احمد نہیں ہے۔ بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں۔"

(ازالہ اوہام ص ۱۸۵، خزائن ج ۳ ص ۱۸۹، ۱۹۰)

اس عبارت میں صاف دعویٰ ہے کہ میری بعثت سنہ ہجری ۱۳۰۰ پورے ہو جانے پر ہوئی تھی۔ اسی کی تائید میں آپ اپنی کتاب تریاق القلوب میں یوں لکھتے ہیں:

---

[1] بعثت کے معنی ہیں خدا کی طرف سے مامور یا ملہم ہونا۔

”غلام احمد قادیانی اپنے حروف کے اعداد سے اشارہ کر رہا ہے۔ یعنی تیرہ سو کا عدد جو اس نام سے نکلتا ہے وہ بتلا رہا ہے کہ تیرھویں صدی کے ختم ہونے پر یہی مجدد آیا جس کا نام تیرہ سو کا عدد پورا کرتا ہے۔“ (تریاق القلوب ص ۱۶' خزائن ج ۱۵ ص ۱۵۸)

یہ عبارت اور سابقہ عبارت دونوں متفق ہیں کہ سنہ ہجری ۱۳۰۰ پورا ہو جانے کے بعد مرزا قادیانی آئے اسی کی تائید میں مرزا قادیانی ایک اور مقام پر یوں فرماتے ہیں :

”جب میری عمر چالیس برس تک پہنچی تو خدا تعالیٰ نے اپنے الہام اور کلام سے مجھے مشرف کیا اور یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس پورے ہونے پر صدی کا سر بھی آپہنچا تب خدا نے الہام کے ذریعہ سے میرے پر ظاہر کیا کہ تو اس صدی کا مجدد اور صلیبی فتنوں کا چارہ گر ہے۔“ (تریاق القلوب ص ۶۸' خزائن ج ۱۵ ص ۲۸۳)

اسی کی تائید ایک اور مقام پر بھی کرتے ہیں جہاں فرماتے ہیں :

”میں بھی آنحضرت ﷺ کی ہجرت سے چودھویں صدی پر مبعوث ہوا ہوں۔“

(تحفہ گولڑویہ حاشیہ تقطیع کلاں ص ۷۱' خزائن ج ۱۷ ص ۲۰۹)

یہ سب حوالہ جات بیک زبان مظہر ہیں کہ مرزا قادیانی کی بعثت سنہ ہجری پورے تیرہ سو ہونے کے بعد چودھویں صدی ہجری کے شروع میں ہوئی تھی۔ بہت خوب!

اور سنئے کتاب حقیقت الوحی میں لکھتے ہیں : ”یہ عجیب امر ہے اور میں اس کو خدا تعالیٰ کا ایک نشان سمجھتا ہوں کہ ٹھیک بارہ سو نوے ہجری میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ و مخاطبہ پا چکا تھا۔ (حقیقت الوحی ص ۱۹۹' خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۸)

یہ عبارت صاف بتلا رہی ہے کہ مرزا قادیانی کی بعثت تیرھویں صدی کے خاتمہ سے دس سال رہتے ہوئے ہوئی تھی۔ بہت خوب!

اور سنئے !اسی پہلی کتاب ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں :

”حدیثوں میں یہ بات بوضاحت لکھی گئی ہے کہ مسیح موعود اس وقت دنیا میں آئے گا کہ جب علم قرآن زمین پر سے اٹھ جائے گا اور جہل شیوع پا جائے گا۔ یہ وہی زمانہ ہے جس

کی طرف ایک حدیث میں یہ اشارہ ہے:" لوکان الایمان معلقا عند الثریالناله رجل من فارس ." یہ وہ زمانہ ہے جو اس عاجز پر کشفی طور پر ظاہر ہوا جو کمال طغیان اس کا اس سنہ ہجری میں شروع ہوگا جو آیت:" وانا علی ذھاب به لقادرون ." میں بحساب جمل مخفی ہے۔ یعنی ۱۲۷۴ھ (ازالہ الاوہام تقطیع خورد ص ۶۵۷' خزائن ج ۳ ص ۴۵۵)

یہ عبارت صاف کہتی ہے کہ مرزا قادیانی کی بعثت ۱۲۷۴ھ میں ہونی چاہئے تھی۔ یعنی تیرہویں صدی کے ختم ہونے سے پورے چھبیس سال پہلے' اسی کی تائید کتاب کے دوسرے مقام پر فرماتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

"اب اس تحقیق سے ثابت ہے کہ مسیح ابن مریم کی آخری زمانے میں آنے کی قرآن شریف میں پیشگوئی موجود ہے۔ قرآن شریف نے جو مسیح کے نکلنے کی چودہ سو برس مدت ٹھہرائی ہے۔ بہت سے اولیاء بھی اپنے مکاشفات کی رو سے اس مدت کو مانتے ہیں اور آیت:" وانا علی ذھاب به لقادرون ." جس کے بحساب جمل ۱۲۷۴ عدد ہیں اسلامی چاند کی سلخ ا؎ کی راتوں کی طرف اشارہ کرتی ہے جس میں نئے چاند کے نکلنے کی اشارات چھپی ہوئی ہے جو غلام احمد قادیانی کے عددوں میں بحساب جمل پائی جاتی ہے۔"

(ازالہ الاوہام ص ۶۷۵' خزائن ج ۳ ص ۴۶۴)

یہ دونوں حوالے متفق ہیں کہ مرزا قادیانی کے بعثت کا زمانہ ۱۲۷۴ھ یعنی تیرہویں صدی کے خاتمہ سے چھبیس سال پہلے تھا۔

پس اس وقت مرزا قادیانی کے تین بیان پبلک کے سامنے ہیں: (۱)...... سنہ ہجری پورے تیرہ سو ہونے پر۔ (۲)...... تیرہویں صدی سے دس سال رہتے ہوئے ۱۲۹۰ھ۔ (۳)...... تیرہویں صدی کے پورے چھبیس سال رہتے ہوئے ۱۲۷۴ھ میں آپ مبعوث ہوئے۔ ان تینوں بیانات میں جو اختلاف ہے ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں۔

ا؎ سلخ راتیں قمری مہینے کی آخری راتوں کو کہتے ہیں جن میں چاند بالکل گم ہو جاتا ہے۔

موت کے متعلق اختلاف: گزشتہ اختلاف تو بعثت (مامور خدا ہونے) کے متعلق تھا اب ذرا وفات کے متعلق بھی سنئے! مرزا قادیانی اپنی عمر کے متعلق لکھتے ہیں جو ناظرین کی مزید توجہ کا مقام ہے: ”آخری زمانہ اس مسیح موعود کا دانیال (نبی) تیرہ سو پینتیس برس لکھتا ہے جو خدائے تعالیٰ کے اس الہام سے مشابہ ہے جو میری عمر کی نسبت بیان فرمایا ہے۔“ (کتاب حقیقت الوحی ص ۲۰۰ خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۸)

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ دانیال نبی نے مسیح موعود کی عمر کا خاتمہ (جس سے مراد خود مرزا قادیانی ہیں) تیرہ سو پینتیس ہجری میں بتلایا ہے اور مرزا قادیانی کا الہام بھی دانیال نبی کی تائید کرتا ہے کہ واقعی مرزا قادیانی تیرہ سو پینتیس ہجری میں انتقال فرمائیں گے۔

اب ہم مرزا قادیانی کے الہامی الفاظ ان کی عمر کے متعلق سناتے ہیں۔ آپ کتاب تریاق القلوب میں لکھتے ہیں کہ خدا مجھے مخاطب کر کے کہتا ہے:

”میں (خدا) تجھے (مرزا) اسی برس یا چند سال زیادہ یا اس سے کچھ کم عمر دوں گا۔“

(حاشیہ تریاق القلوب تقطیع کلاں ص ۱۳ خزائن ج ۱۵ حاشیہ ص ۱۵۲)

نوٹ: اس الہام کی خوبی اور لطافت اور خدا کے علم غیب پر مطلع نہ ہونے کی کیفیت ملاحظہ ہو کہ عمر دینے کا وعدہ کرتا ہے تو صاف لفظوں میں نہیں کہتا بلکہ ”سہ کونہ“ کلام کہتا ہے۔ اسی کچھ کم یا کچھ زیادہ۔

یہ تو ہم بحوالہ تریاق القلوب ص ۶۸ (خزائن ج ۱۵ حاشیہ ص ۲۷۳) پہلے بتلا آئے ہیں کہ تیرھویں صدی ختم ہونے پر آپ کی عمر پوری چالیس کی تھی۔ پس الہام مذکورہ (مندرجہ تریاق القلوب حاشیہ ص ۱۳ خزائن ج ۱۵ ص ۱۵۲) کا درجہ کم سے کم چھتر سال عمر لے لیں تو آپ کے الہام اور دانیال نبی کے کشف میں ٹھیک مطابقت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ۱۳۰۱ھ میں مرزا قادیانی چالیس سال کے تھے اور ۱۳۳۵ھ میں چھتر سال کے ہوئے جو بالکل حسب الہام مندرجہ تریاق القلوب ٹھیک ہے۔

ہاں بڑے سے بڑا اعتراض: کوئی کر سکتا ہے تو یہ کر سکتا ہے کہ مرزا قادیانی اپنے بتلائے ہوئے وقت سے پہلے کیوں فوت ہو گئے ؟۔ کیونکہ آپ کا انتقال ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹۰۸ء میں ہوا۔ یعنی کل ۹ سال پہلے' تو یہ کوئی اعتراض نہیں۔ اس کا جواب یہی ہے کہ مرزا قادیانی دنیاوی بادشاہوں اور افسروں کی طرح اپنے پروگرام کے ایسے پابند نہ تھے کہ سر مو ادھر ادھر نہ سر کیں۔ اس لئے جب آپ کا جی چاہا اس ذلیل دنیا کو چھوڑ کر تشریف لے گئے۔ کسی کو اس پر اعتراض کرنے کا کیا حق ہے ؟۔

ایک اور طرح سے الہام کی سچائی

:سابقہ طریق سے تو قبل از وقت چلے جانے کا اعتراض پیدا ہوا ہے مگر مرزا قادیانی کی روح اور مرزائی دوستوں کو خوش کرنے کیلئے مرزا قادیانی.......... ان کی ایک اور تحریر سے آپ کی الہامی عمر ٹھیک کئے دیتے ہیں۔ آپ کتاب "اعجاز احمدی" میں لکھتے ہیں:

"اس کی (آتھم کی) عمر تو میری عمر کے برابر تھی۔ یعنی قریب ۶۴ سال کے۔"

(اعجاز احمدی ص ۳' خزائن ج ۱۹ ص ۱۰۹)

آتھم ۱۸۹۶ء میں فوت ہوئے تھے۔ چنانچہ مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں:

"مسٹر عبداللہ آتھم ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروز پور فوت ہو گئے ہیں۔"

(انجام آتھم ص ۱' خزائن ج ۱۱ ص ۱)

ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کی عمر ۱۸۹۶ء میں ۶۴ سال تھی اور انتقال آپ کا ۱۹۰۸ء میں ہوا۔ ۹۶ سے ۱۹۰۰ تک چار سال اور ۱۹۰۰ سے ۱۹۰۸ تک ۸ سال کل ۱۲ سال ۱۲ کو ۶۴ میں ملانے سے ۷۶ سال ہوئے جو مرزا قادیانی کے الہام مندرجہ ذیل کے قریب قریب ہے۔ بقول مرزا قادیانی خدا فرماتا ہے: "میں (خدا) تجھے (مرزا کو) اسی برس یا چند سال زیادہ یا اس سے کچھ کم عمر دوں گا۔" (تریاق القلوب حاشیہ ص ۱۳' خزائن ج ۱۵ حاشیہ ص ۱۵۲)

الحمدللہ! مرزا قادیانی اس الہام کے مطابق اسی سال سے کچھ کم عمر پا کر دار فانی سے

دار بقا کو تشریف لے گئے۔

اعتراف حقیقت : ہم سے جہاں تک ہو سکا ہم نے مرزائی الہامی الجھن کو صاف کرنے میں بہت کوشش کی مگر افسوس سے اظہار کرنے میں ہمیں ذرہ تامل نہیں کہ ہم اس مقصد میں کامیاب نہیں ہوئے۔ عرب کا ایک مشہور شعر ہے جس کا محل وقوع یوں ہوا تھا کہ ایک بڑھیا عورت جس کے بال سفید تھے۔ عطار کے ہاں وسمہ لینے جارہی تھی کسی شاعر نے پوچھا۔ بڑھیا کہاں جارہی ہے ؟۔ اس نے کہا بیٹا! کیا بتاؤں۔ بڑھاپے کا علاج لینے جارہی ہوں۔ زندہ دل شاعر نے فوراً شعر کہا :

تروح الی العطار تبغی شبابھا
ولن یصلح العطار ما افسد الدھر

(یہ بڑھیا عورت عطار کے پاس جوانی لینے جارہی ہے۔ حالانکہ جس چیز کو زمانہ نے خراب کر دیا ہو' عطار ہر گز اسے نہیں سنوار سکے گا۔)

یہی حال مرزا قادیانی کے الہامات کا ہے۔ ہم کہاں تک سنوار سکتے ہیں جس حال میں زمانہ ان کو بگاڑ چکا ہے۔ ہم نے اس جواب میں بصد کوشش مرزا قادیانی کا انتقال حسب الہام ۷۶ سال کی عمر میں درست کیا مگر دوسری طرف سے بگاڑ پیدا ہو گیا۔ کیونکہ سابقہ حوالوں میں مرزا قادیانی بڑے صاف الفاظ میں خود لکھتے ہیں کہ ۱۳۰۰ھ کے خاتمہ پر میری عمر ٹھیک چالیس سال تھی اور انتقال آپ کا ۱۳۲۶ھ میں ہوا اس صاف اور سیدھے حساب سے آپ چھیاسٹھ سال کی عمر پا کر فوت ہوئے جو کسی طرح الہامی مقررہ وقت ۱۳۳۵ھ کے موافق نہیں ہے۔

ہم بڑی سچائی سے اعتراف کرتے ہیں کہ ہم اس مشکل کے حل کرنے میں عاجز ہیں مرزا قادیانی کا کوئی راسخ الاعتقاد مرید تو جواب دیکر مرزا قادیانی کی بات بنائے اور بشرائط مقررہ ہم سے انعام پائے۔ وللہ الحمد!